رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ ؍

یوم یک شنبہ ۶ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ‖ ۲۳ اخاء ۱۳۳۴ہش ‖ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء ‖ نمبر ۲۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت نسبتاً اچھی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل پھر خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو وقفِ دائمی کی طرف توجہ دلائی۔ حضور ایدہ اللہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور بعد میں آنے والے ائمہ دین کی زندگیوں میں دائمی وقف کے تسلسل اور اس کے عظیم الشان نتائج پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی خدمت دین کے اسی جذبہ سے کام لیتے ہوئے اپنی زندگیوں میں وقف کی روح کو زندہ رکھیں اور پھر نسلاً بعد نسلٍ اسے زندہ رکھتے چلے جائیں حتیٰ کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے۔ دوران تقریر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تحریک جدید کے چندے بڑھ چڑھ کر ادا کرنے اور آئندہ سال اس تحریک میں نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا آئندہ کے لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدوں کی فراہمی اور ان کی وصولی کا ہر جماعت کا امیر ذمہ وار ہوگا۔ احباب نہ صرف بقائے جلد ادا کریں بلکہ آئندہ سال ڈیڑھ گنا چندہ دیں۔

رضاکارانہ خدمات کی قومی تحریک کو زیادہ سے زیادہ وسعت دی جائے

نہروں کی فوری مرمت کے لئے ریلیف کمشنر کی طرف سے رضاکارانہ پیشکش کی اپیل

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ مغربی پاکستان میں سیلابی امداد کے کمشنر مسٹر ائی یو خان نے صوبے کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان لوگوں کا ہاتھ بٹائیں۔ جنہوں نے صوبے کے آبپاشی نظام کو بحال کرنے کے لئے نہروں کی فوری مرمت کے سلسلے میں رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ حکومت کی طرف سے قومی تحریک کے طور پر عوام سے براہ راست رضاکارانہ امداد کی اپیل کی گئی ہے۔ دیہی معیشت کو بحال کرنے کے لئے شکستہ نہروں کی جلد سے جلد مرمت نہایت ضروری ہے۔ ریلیف کمشنر نے کل اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ اس کام کا ماہ رواں کے اندر اندر مکمل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ربیع کی فصل اچھی ہو سکے گیہوں بونے کا وقت قریب آگیا ہے۔ اس لئے نہروں کی مرمت کے کام کو اس وقت سب کاموں پر فوقیت دی جا رہی ہے۔ لاہور، ملتان اور لائل پور وغیرہ کے اضلاع میں ہزاروں لوگوں نے دس دن کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں ریلیف کمشنر نے مزید بتایا کہ بڑے بڑے ہیڈ ورکس*

ملتان کے سیلاب زدہ علاقوں میں مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی سرگرمیاں

سدھنائی ہیڈ ورکس اور غوث پور کی دیہی بستیوں میں وسیع پیمانے پر اشیائے خوردنی اور ادویہ کی تقسیم

مجالس خدام الاحمدیہ لائلپور، شیخوپورہ، سیالکوٹ اور ملتان کے سیلاب زدہ علاقوں میں ریلیف کا کام نہایت تندہی سے سرانجام دے رہی ہیں۔ شیخوپورہ، سیالکوٹ اور لائل پور کے اضلاع میں خدام نے اب تک جو امدادی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کا مختصر ذکر الفضل میں آچکا ہے۔ ضلع ملتان کے خدام کی سرگرمیوں کے متعلق قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی مرسلہ رپورٹ درج ذیل ہے۔

مورخہ ۱۷/۱۰/۵۵ کو مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کی سروے پارٹی علاقہ سدھنائی ہیڈ ورکس غوث پور کبیروالا۔ نور پور، علی پور، حسن پور وغیرہ کے مواضعات کے لئے بھجوائی گئی تھی۔ چنانچہ ۱۸/۱۰/۵۵ کو رضاکاران مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک دستہ امدادی کاموں کے لئے روانہ کیا گیا جس کے ہمراہ کھانے پینے کی خشک اشیاء ادویہ اور دیگر ضرورت کا وافر سامان ہے۔ قصبہ کبیروالا کو علاقہ کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر منتخب کیا گیا ہے ان کے ہمراہ سروے کا کام کرنے والے بھی ہیں جن کی رپورٹ موصول ہونے پر مزید رضاکاران کے دستے امدادی سامان لے کر مصیبت زدگان کی امداد کے لئے پہنچنے شروع ہو جائیں گے

مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان کی زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مکرم میاں محمد سعید صاحب اور مکرم چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب اور خاکسار کی ایک مشاورتی کمیٹی برائے سیلاب تشکیل دی گئی ہے۔ جن کے مشورہ اور اعانت سے امدادی کام سرانجام پا رہا ہے۔

*کی مرمت کے لئے درسگاہ اور متصل سے مشینیں منگوائی گئی ہیں۔ پاک پتن۔ اسلام پور وغیرہ کے ہیڈ ورکس کی فوج مرمت کرے گی۔ سدھنائی ہیڈ ورکس کی مرمت محکمہ آبپاشی خود کر رہا ہے۔ سیلاب زدہ علاقوں میں حکومت نے سرکاری جنگلوں سے مفت لکڑی کاٹنے کی اجازت دے دی ہے۔

میجر جنرل سکندر مرزا سیلاب زدہ علاقوں کے دورے کے لئے لاہور پہنچ گئے

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ گورنر جنرل سکندر مرزا اور بیگم سکندر مرزا مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے کل رات بذریعہ ریل لاہور پہنچے۔ آپ لاہور۔ ملتان اور سیالکوٹ کے اضلاع کا دورہ کریں گے۔ جو چھ دن تک جاری رہے گا۔ گورنر جنرل کا اس علاقے میں یہ پہلا سرکاری دورہ ہے۔ آج آپ لاہور کے سیلاب زدہ علاقوں کو دیکھیں گے۔ دورے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نقصان کا ذاتی طور پر اندازہ لگا سکیں۔

اخبار ربوہ

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ اعصابی بے چینی میں کوئی خاص افاقہ نہیں۔ رات بے خوابی بھی رہی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو دوران خون کی کمی کی وجہ سے بہت درد اور گھبراہٹ رہی۔ رات بہت کم نیند آئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین۔

— کل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مرزا محمود احمد صاحب درویش نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام قادیان میں غیر معمولی بارش اور اس کی وجہ سے ہونے والے غیر معمولی نقصان کے حالات بیان کئے۔ دوران تقریر میں آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ قادیان سے واہگہ تک بعض مقامات پر گہرے پانی میں تیر کر آپ نے یہ فاصلہ پیدل کس طرح طے کیا۔ اور پھر آپ وہاں سے لاری کے ذریعہ لاہور پہنچے۔

جماعت کراچی کے متعلق اعلان منسوخ سمجھا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے الفضل میں جماعت کراچی کے متعلق جو اعلان شائع ہو گیا ہے اس ضمن میں جماعت کراچی کی طرف سے اطلاع مل گئی ہے۔ اسلئے مذکورہ اعلان منسوخ سمجھا جائے

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۵۵ء

خدا غضب میں دھیما ہے

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جو اس نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ اور فرمایا:۔

الیوم اکملت لکم دینکم

یعنی آج ہم نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ تمام طریقے جو انسانی حیات کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔ ہم نے قرآن کریم میں بیان کر دیئے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی ہم نے ہی قرآن کریم نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی قیامت تک اس کی حفاظت بھی کریں گے۔

حفاظت کیوں؟ اس لئے کہ انسان کو ہر وقت اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ اسے صراط مستقیم کی طرف بلایا جائے۔ وہ ظلوم وجہول ہے۔ اس لئے بار بار اس کو للکارنے کی ضرورت ہے، نہ اس لئے کہ قرآن کریم نعوذ باللہ مکمل کتاب ہدایت نہیں بلکہ اس لئے کہ

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم
ثم رددنٰہ اسفل سافلین الا الذین
اٰمنوا وعملوا الصالحات۔

یعنی انسان کو ہم نے تمام قویٰ عطا کئے ہیں۔ جن سے وہ معراج انسانیت پا سکتا ہے۔ لیکن وہ گمراہ بھی ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہی تکمیل حیات میں کامران ہوں گے۔ جو ایمان لائیں گے۔ اور نیک اعمال بجا لائیں گے۔ ایمان کا راستہ تو بتا دیا گیا ہے۔ اس کی تو نشاندہی کر دی گئی ہے۔ مگر انسان بار بار بھٹک جاتا ہے۔ اس لئے اسے بار بار ہماری طرف سے تنبیہہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہم ہی اس صراط مستقیم کے محافظ بھی ہیں۔ جس پر ہم اس کو چلانا چاہتے ہیں۔

روحانیت کا سورج تو نصف النہار پر ہمیشہ کے لئے درخشاں کر دیا گیا ہے۔ مگر آنکھوں میں روحانی نور کو دیکھنے والی قوت کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ اور انسان اس روشنی کو دیکھ نہیں سکتا۔ جب تک کہ اس کی روحانی آنکھوں کو از سر نو آسمان سے منور نہ کیا جائے۔ جس سے وہ روحانی روشنی کو دیکھ سکے۔ اور راہِ ہدایت دیکھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کا سلسلہ اسلام میں قائم فرمایا۔ اور جیسا کہ حدیث ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس

کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا الخ یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمائیگا۔ تاکہ وہ اسلام کو از سرِ نو دلوں میں زندہ کرے۔ سے ظاہر ہے۔ ایسے مجددین آتے رہیں گے۔

ایسے مجددین کوئی نیا طریقِ حیات نہیں لاتے۔ لیکن وہ مامور من اللہ ہوتے ہیں۔ اور اپنے زمانہ کے مطابق اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وجود کا ثبوت اس زمانے کے حالات کے مطابق اور اسی کے مفاد کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور اس زمانہ کے متعلق جو نشانات قرآن کریم اور احادیث نبویؐ میں بتائے گئے ہیں۔ وہ ان کی ذات میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر سعید روحیں اللہ تعالیٰ پر یقین محکم حاصل کرتی ہیں۔ اور تقرب الٰہی کے راستے میں جو روکاوٹیں پیدا ہو گئی ہوتی ہیں۔ ان کو ہٹاتے ہیں۔ اور تعلق باللہ کے طریقے جو متعین کئے گئے ہیں۔ ان کا ثبوت اپنی ذات سے دیتے ہیں۔

اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہٹ گئی ہے۔ روحانیت کا مرتبہ انکار کر دیا گیا ہے۔ بلکہ مادہ پرستی کو ایک منظم دین کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں قرآن کریم کی تعلیم کی حفاظت کے لئے کسی کو مامور کرتا۔ اور اس کو ایسی طاقتیں عطا کرتا۔ جو اس مادہ پرست زمانہ کے مقابلہ کے لئے کافی ہوں۔ ضرور تھا۔ کہ ایسے مامور کو تمام روحانی اسلحہ دیئے جاتے۔ ایسے نشانات دیئے جاتے کہ جن سے خدا پرست مادہ پرستی کی طاقتوں سے نبرد آزما ہو کر اس پر فتح حاصل کرتے

افسوس ہے کہ وہ لوگ بھی آج اس حقیقت کو فراموش کر رہے ہیں۔ جن کو یہ امانت سپرد کی گئی تھی۔ وہ قرآن کریم کو پڑھتے ہیں۔ مگر مادہ پرستی اس قدر غالب آ چکی ہے۔ کہ اسلام کی اس حقیقی طاقت کی توضیحات بھی اب مادہ پرستی کی اقدار میں کی جاتی ہیں۔ اور جو نشانات اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے۔ ان کو محض اتفاقات کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ تاہم جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے کوئی عذاب نازل ہوتا ہے

تو اکثر لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر جب وقت گذر جاتا ہے۔ تو پھر بھول جاتے ہیں۔ حالیہ سیلاب نے اکثر دلوں کو کچوکے لگائے ہیں۔ اور عموماً اس سیلاب کو "قیامت صغریٰ" اور "طوفانِ نوحؑ" کا نمونہ بتایا گیا ہے تمام اخبارات میں سیلاب کے متعلق کم وبیش ایسے ہی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور یہاں تک کہا گیا ہے۔ کہ "طوفانِ نوحؑ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔" اور اس کو الٰہی قہر اور عذاب صاف صاف لفظوں میں بتایا گیا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے اس سے کوئی سبق سیکھا ہے؟

آج سے تقریباً پچاس سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے عذابوں سے بچنے کا صحیح علاج بتایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔
مگر
خدا غضب میں دھیما ہے
توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷ طبع چہارم طبع اول تاریخ اشاعت ۱۵ر مئی ۱۹۰۷ء)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہٖ الخ (سورہ صف)

یعنی اے مسلمانو ایمان لانے والو۔ کیا میں تمہیں ایسی تجارت کا پتہ دوں جو تم کو عذاب الیم سے نجات دلائے۔ تو سنو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ اگر تم سمجھو۔ تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ وہ تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کریگا۔ کہ جن کے نشیبوں میں نہریں بہتی ہوں گی۔ اور پاکیزہ مساکن جو جاودانی باغوں میں ہیں۔

اگر یہ سیلاب واقعی طوفانِ نوحؑ کا نمونہ ہے۔ اور قہر خداوندی ہے۔ تو آؤ توبہ کریں تا ہم پر رحم کیا جائے کیونکہ خدا غضب میں دھیما ہے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ارشاد

خاکسار نے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کی خدمت میں درخواست کی تھی۔ کہ وہ اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں ایک نوٹ تحریر فرماویں۔ خاکسار کی درخواست پر حضرت میاں صاحب مکرم نے مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے:۔

"آج کل طبیعت خراب ہے۔ اس لئے نوٹ تو لکھنا مشکل ہے البتہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جماعت میں الفضل کی اشاعت کی توسیع کا جذبہ پیدا کرے۔ اور کارکنوں کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے جو کامیابی کے لئے ضروری ہے۔" میرزا بشیر احمد ۱۵ ۱۰/۵۵

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جماعت میں الفضل کی توسیع اشاعت کے جذبہ کا پیدا ہونا اور ہم کارکنان الفضل کا صحیح رنگ میں کام کرنا یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ الفضل کی اشاعت چند دنوں میں ہی پانچ ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مکرم کی اس دعا کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (قائم مقام مینیجر الفضل ربوہ)

ربوہ میں ایک علمی تقریر

مورخہ ۲۳ر اکتوبر بروز اتوار ۲ بجے بعد دوپہر زیر اہتمام مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج میں جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے سلسلے میں ایک پُر از معلومات تقریر فرمائیں گے۔ جس کا عنوان مندرجہ ذیل ہوگا:۔

"بعض ملکوں کے لوگ حرفِ ’ر‘ نہیں بول سکتے۔" (منن الرحمٰن)

تمام اہل علم حضرات کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے (سیکرٹری مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا احباب جماعت سے خطاب

عورتوں سے ملاطفت اور نرمی کا سلوک کرو۔ اور ان کے حقوق کی ادائیگی میں بہتر نمونہ دکھاؤ

بقیہ قسط سوم

۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی تھی۔ اس کی ابتدائی چند اقساط الفضل مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ اور ۱۵ فروری ۱۹۵۵ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد حضور کی علالت کی وجہ سے یہ سلسلہ بند کرنا پڑا۔ اب صیغہ زود نویسی اس تقریر کا بقیہ حصہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

فرمایا:۔

جہاں عورتوں کو میں نے ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مردوں کو بھی عورتوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی جائے۔ مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت عورتوں کے حقوق کے متعلق پوری طرح اسلامی ہدایات پر کاربند نہیں ہوئی۔ کثرت کے ساتھ یہ شکائتیں پیدا ہوتی ہیں۔ کہ مرد جب دوسری شادی کر لیتے ہیں۔ تو ان کی پہلی بیوی کے بچے آوارہ پھرتے ہیں وہ ان کی خبر گیری نہیں کرتے۔ ان کی معیشت کے سامان مہیا نہیں کرتے۔ اور ان عورتوں کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں رکھتے۔

آج بھی جو عورتیں ملنے آئیں۔ ان میں ایک لڑکی بھی تھی وہ برقعہ میں لپٹی ہوئی آئی۔ اور اس نے بغیر کچھ کہے سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیا۔ آخر ملاقات کرانے والی عورتوں نے یہ دیکھ کر کہ وقت ہو گیا ہے اسے اٹھا لیا۔ مگر پھر اس کی سسکیاں دیکھ کر کسی کو رحم آیا۔ اور اس نے پھر اسے میرے پاس لا بٹھایا۔ میں نے کہا۔ بیٹا بتاؤ تو سہی تمہیں کیا تکلیف ہے؟ اس نے یہی تکلیف بتلائی۔ کہ میرے خاوند نے مجھ سے بچے لے لئے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ بھی کوئی اچھا سلوک نہیں کرتا۔ اور مجھ سے بھی بچے اس نے جدا کر لئے ہیں۔ اور اب وہ میرے اخراجات وغیرہ کی بالکل پرواہ نہیں کرتا۔

میں نے دیکھا ہے یہ مرض اچھے اچھے مخلصوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ تک بڑا عمدہ سلوک ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد یکدم کسی دن رد آئی۔ تو حالت بدل جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ تو ایسا قلب ماہیت دیکھا ہے کہ رات کو اچھے بھلے تعلقات تھے۔ اور دوسرے دن سنا کہ آپس میں لڑائیاں ہو گئی ہیں۔ پس مردوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہے۔ عورتوں کو اس وقت تک ان کے حقوق سے کچھ ہم نے محروم کر رکھا ہے۔ اور کچھ شریعت نے ان کو بعض باتوں میں مجبور کیا ہوا ہے۔ اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں رسم و رواج نے انکو مجبور کیا ہوا ہے شریعت نے انکو آزادی دی ہے حقوق دیئے ہیں لیکن رسم و رواج نے نہیں دیئے غرض وہ ہر قسم کی مظلوم ہستی ہے کیا اس مظلوم ہستی کے ساتھ تو رحم کا معاملہ ہونا چاہیئے اور بجائے اسکے کہ ہم اسکے حقوق ادا نہ کریں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے اپنے پاس سے زائد حقوق دیں۔ مگر ہمارے ہاں یہ طریق ہے۔ جو ابھی تک بعض احمدیوں میں بھی جاری ہے۔ کہ وہ اس کے حقوق کو تلف کر دیتے ہیں۔ آئندہ کے لئے یہ امر یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کی رضا اور خدا تعالےٰ کی محبت وابستہ ہے۔ عورت سے حسن سلوک کے ساتھ اور حسن معیشت کے ساتھ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے خدا کے نزدیک بہتر وہی ہے جس کا اپنے بیوی بچوں سے معاملہ بہتر ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک دفعہ اپنی بیوی سے کوئی سختی کی۔ تو آپ کو الہام ہوا کہ:۔

”یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو“ (تذکرہ صفحہ ۳۴۷)

ان کو لیڈر کہہ کر ان کا دل بھی خوش کر دیا۔ اور ان کو عزت کا مقام بھی دے دیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ تمہارا یہ فعل ہمیں پسند نہیں۔

پس یہ چیز ایسی ہے۔ جس کی طرف ہماری جماعت کو خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے۔ خصوصاً یہ جو مسئلہ ہے کہ اگر کبھی اختلاف ہو جائے تو طلاق بھی دینی پڑتی ہے۔ اور خلع بھی کرانا پڑتا ہے اس کے متعلق تو میں نے دیکھا ہے۔ بعض احمدی ایسے گندے اخلاق دکھاتے ہیں کہ شرم آ جاتی ہے۔ حالانکہ انہیں شریعت نے خلع کا حق دیا ہے۔ اگر تم اپنا حق استعمال کرتے ہو اور تمہارے پاس کوئی آتا ہے۔ تو کہتے ہو کیوں مجھے نہیں حق طلاق کا؟ تو جب تم اپنا حق طلاق استعمال کرتے ہو۔ تو عورت اگر خلع کا حق استعمال کرتی ہے۔ تو تمہیں کیا اعتراض ہے۔ میری تو سمجھ میں یہ بات آج تک کبھی آئی نہیں۔ کہ جو عورت اس طرح راضی نہیں۔ اس کو گھر میں رکھنا تو سانپ پالنے والی بات ہے۔ میں تو کبھی سمجھ نہیں سکا۔ کہ ایک عورت اگر خلع چاہتی ہے۔ تو مرد کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ وہ تو اگر ایک دفعہ مانگتی ہے۔ تو یہ دو دفعہ دیوے۔ اسکو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ پھر جب وہ بیچاری خلع مانگتی ہے تو وہ اپنا حق آپ چھوڑ دیتی ہے۔ مہر چھوڑ دیتی ہے اور کئی قسم کے حقوق جو شریعت نے اس کے لئے مقرر کئے ہیں سارے ترک کر دیتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کے راستہ میں روک پیدا کی جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لو۔ ایک عورت نے ایک دفعہ ایسی ہی بات کہہ دی۔ پیچھے اس نے بتایا۔ کہ مجھے سکھایا گیا تھا۔ کہ ایسے کہنا اچھا ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال وہ دھوکا میں آ گئی۔ اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ کہ میں آپ کے پاس آنا پسند نہیں کرتی اسی وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ اس کو مہر وغیرہ اخراجات دے دو۔ اور اس کو رخصت کر دو۔ دیکھو یہ چیز ہے جو اسلام سکھاتا ہے۔ کہ اس کی درخواست کو اور اس کے اس فقرہ کو ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خلع سمجھا اور اسے خلع قرار دے دیا۔ پس اگر ایک عورت خلع مانگتی ہے۔ تو جس طرح تم کو طلاق دینے کا حق ہے۔ عورت کے لئے شریعت نے خلع رکھا ہے۔ تم کیوں خواہ مخواہ اس پر لڑا کرتے ہو۔ پھر طلاق دیتے ہیں۔ تو مہر کے مٹے ہزاروں بہانے بناتے ہیں۔ کہ میں نے مہر نہیں دینا۔ اگر مہر دینے کی طاقت نہیں۔ تو اس کو طلاق ہی کیوں دیتے ہو۔ پس مردوں کو عورتوں کے متعلق اپنے رویہ میں اصلاح کرنی چاہیئے۔ ورنہ یہ دونوں گروہ اسلام کے لئے وہ بشاشت محسوس نہیں کرینگے جو انہیں محسوس کرنی چاہیئے۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے علاقہ کے صناعوں کے نام اور پتوں سے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مطلع کریں۔ (صناعوں سے مراد خصوصاً گھڑی کا کام جاننے والے ہیں) اور انہیں تحریک کریں کہ وہ ربوہ میں آ کر رہائش اختیار کریں۔ اور گھریلو صنعتیں جاری کریں۔ انہیں ممکن سہولتیں دی جائیں گی۔ ایسے دستکاروں کو جو سرمایہ کی کمی کے باعث کوئی کام جاری نہیں کر سکتے۔ فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے پتہ جات اور فن کی تفصیلات سے جلد اطلاع دینی چاہیئے۔ تا دوسرے سرمایہ لگانے والے دوستوں کے ساتھ کام کرنے کا بندوبست کیا جا سکے۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ذمی کون ہیں اور اُن کے حقوق کیا ہیں

اسلامی سیاست کی چند روشن مثالیں

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عدل مسلم کی ایک مثال

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضؓ خیبر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے محصل مقرر تھے۔ نصف بٹائی کا معاہدہ تھا۔ فصل تیار ہونے پر حضرت عبد اللہ یہود کو کہتے یا تو تم نصف نصف کا اندازہ کر لو اور مجھے اس میں سے کوئی حصہ لینے کا حق دیدو۔ یا پھر میں اندازہ کرتا ہوں اور تم کوئی سا حصہ چن لو۔ حضرت عبد اللہ کی اس عادلانہ تجویز پر یہود بے اختیار پکار اُٹھتے "بھذا قامت السموات والارض" خدا کی قسم اسی انصاف کی وجہ سے زمین و آسمان قائم ہیں۔

مسلمانوں کی عدیم النظیر رواداری اور غیر مسلموں کی طرف سے اس کا اعتراف

اسلام سے پہلے روم و فارس کی حکومتیں عرب میں اپنے حلقہ ہائے اثر رکھتی تھیں جب اسلام کی مستحکم حکومت قائم ہوئی۔ تو ان حکومتوں کو ان علاقوں میں اپنا اثر و رسوخ ختم ہوتا نظر آیا۔ اور انہوں نے مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ اور حملے کی تیاریاں ہونے لگیں۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کو مجبوراً رومی اور فارسی علاقوں میں پیشقدمی کرنا پڑی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ مذہبی تشدد انتہائی خوفناک شکل اختیار کر چکا تھا۔ تاریخ دینی ایذا رسانیوں اور مذہبی نزاعات کے واقعات سے سیاہ ہو رہی تھی۔ ایران کے شہنشاہ یہود و نصاریٰ کی ایذا رسانی اور رعایا سے مالی استحصال کے درپے تھے اور ان کو مختلف عذابوں اور سزاؤں میں مبتلا کر رکھا تھا۔ دوسری طرف قیاصرہ روم آزاد منش مفکرین اور رعایا کے دوسرے طبقات کی بوٹیاں نوچ رہے تھے۔ معاشرہ انتہائی تنگی محسوس کر رہا تھا۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کی حریت اعتقاد رواداری اور آزادی ضمیر سے ان علاقوں کے باشندے دیکھ آرام و سکون محسوس کرنے لگے۔ وہ مسلمانوں کے سلوک سے کس قدر متاثر تھے۔ اس کا کسی

حد تک اندازہ تاریخ اسلام کے اس واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ جو حمص کے علاقہ میں پیش آیا۔ ایک بار رومیوں کے زبردست دباؤ کی وجہ سے اسلامی لشکر حمص سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ مسلمانوں نے اس علاقہ سے وصول شدہ سارا خراج وہاں کے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے واپس کر دیا کہ ہم نے تمہاری حفاظت اور اس علاقہ کے امن و امان کو برقرار رکھنے کی شرط پر یہ رقم وصول کی تھی۔ اب ہم اس علاقہ کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور اس پوزیشن میں نہیں کہ تمہاری حفاظت کر سکیں۔ اس پر اہل حمص نے جو جواب دیا اسے تاریخ کے اوراق نے ان سنہری حروف میں محفوظ کیا ہے "ہم اپنے ہم مذہب لوگوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ ان حالات میں تم آئے تمہاری حکومت اور تمہارے عدل نے ہمیں اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اب ہم تمہارے مقرر کردہ گورنر کے ساتھ مل کر ہرقل کے لشکر سے لڑیں گے اور ہمیں مار کر ہی وہ آگے بڑھ سکیگا۔ یہودیوں نے تورات کی قسمیں کھائیں کہ ہرقل کے افسر شہر میں داخل نہیں ہو سکتے چنانچہ یہ سارا علاقہ رومیوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ رومی مخالفت اور مسلمانوں کے مسلسل دباؤ کی تاب نہ لا کر ہرقل واپس بھاگ گیا۔ اور جب مسلمان دوبارہ اس علاقہ میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے۔ تو وہاں کے باشندوں نے مسلمانوں کا شاندار استقبال کیا۔ بڑے جلوس نکالے۔ اظہار خوشنودی کے لئے ناچ گانے منظم ہوئے کئے گئے۔ اور ادائے خراج اور وفاداری کے عہد و پیمان ہوئے۔

غیر مسلم رعایا کی ضروریات کی ذمہ داری حکومت پر تھی

علاوہ ازیں دوران فتوحات میں غیر مسلم اقوام سے جو معاہدات ہوئے۔ ان میں ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ ذمی رعایا کی بنیادی ضروریات کی حکومت ذمہ دار ہوگی۔ چنانچہ حیرہ کے باشندوں کو جو پروانہ امان دیا گیا۔ اس کا ایک حصہ یہ ہے "جو ذمی بوڑھا ہو جائے اور کام نہ کر سکے یا کوئی ناگہانی آفت اسے ناکارہ بنادے۔ یا پہلے دولتمند ہو بعد میں کسی حادثہ کی وجہ سے غریب ہو جائے۔ تو ایسے آفت رسیدہ لوگوں سے نہ صرف یہ کہ حکومت کوئی ٹیکس وصول نہیں کرے گی۔ بلکہ ان کو اور ان کے اہل و عیال کو سرکاری خزانہ سے گذارہ بھی مہیا کیا جائیگا"۔

تاریخ اسلام میں اس شرط کی متعدد مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔ ایکدفعہ حضرت عمرؓ نے ایک بوڑھے ذمی کو بڑی خستہ حالت میں دیکھا۔ آپؓ نے فرمایا خدا کی قسم یہ انصاف کا تقاضا نہیں کہ ہم اس کی جوانی میں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اسے بڑھاپے میں اس طرح رسوا ہونے دیں۔ چنانچہ آپؓ نے حکم صادر فرمایا کہ اس بوڑھے کو زندگی بھر اس کی ضرورت کے مطابق بیت المال سے وظیفہ دیا جائے۔ اس طرح کے وظائف کی کئی اور مثالیں بھی تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔

غیر مسلم رعایا کا نظم و نسق حکومت میں دخل

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حکومت کے نظم و نسق کے بارے میں ہمیشہ اہل الرائے ذمیوں سے مشورہ لیتے تھے۔ عراق کے بندوبست کا سوال جب درپیش تھا۔ تو آپ نے مدینہ میں ایک میٹنگ بلائی اور اس میں عجم کے غیر مسلم رئیسوں کو بھی آپ نے مدعو کیا۔ اسی طرح مصر کے نظم و نسق میں مقوقس سے جو وہاں کے باشندوں کا مذہبی پیشوا تھا۔ آپؓ اکثر مشورہ لیتے تھے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک نسطوری پادری نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا۔ اس میں وہ اپنے علاقہ کے سیاسی حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ "مسلمان ہمارے دین کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہمارے پادریوں اور قسیسوں کا احترام کرتے ہیں۔ اور ہمارے گرجوں اور کلیساؤں کو جاگیریں عطا کرتے ہیں" انسائیکلو پیڈیا زیر بحث انطاکیہ اور قاموس تاریخ و جغرافیہ کلیسا دونوں میں تصریح ہے کہ غیر مسلموں کے روحانی سرداروں کو دنیاوی و عدالتی اقتدار اور حضرت خلفاء کی طرف سے عطا کئے جاتے تھے۔

قانون کی نظر میں سب مساوی تھے

خلافت عباسیہ کے مشہور قاضی حضرت ابو یوسف رحؒ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف کتاب الخراج میں ایک موقعہ پر لکھتے ہیں۔ کہ عہد نبوی اور خلافت راشدہ میں تعزیرات اور دیوانی قانون دونوں میں مسلمان اور ذمی کا درجہ مساوی تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک دفعہ ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کر دیا حضورؐ نے قصاص کے طور پر اس مسلمان کے قتل کئے جانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا۔ "انا احق من وفا بذمتہ" یعنی ذمیوں کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے۔

بیوں کئی قسم کی پلیدگیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا۔ تو کوئی شخص

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک دل بنو اور نفسانی کینوں سے الگ ہو جاؤ!

اے میری جماعت خدا تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرۃ کے لئے ایسا تیار کرے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بد قسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے۔ تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائیگی — اے سعادتمند لوگو تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو۔ جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے۔ وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ۔ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ

جزیہ کا بیشتر حصہ خود غیر مسلموں کی بہبود پر خرچ ہوتا تھا

پھر غیر مسلم رعایا سے امن وامان کے قیام اور انتظامی امور کے لئے جو ٹیکس جزیہ کے نام سے وصول کیا جاتا تھا۔ اس میں بنیادی شرط یہ تھی۔ کہ یہ ٹیکس صرف ایسے مردوں پر عائد ہوگا۔ جو کمانے کے قابل ہوں۔ اور برسر روزگار ہوں۔ اس کے علاوہ حیثیت کی تعیین کے لئے ایسے مردوں کے تین درجے مقرر تھے۔ عام لوگوں سے تین روپے سالانہ متوسط الحال سے چھ روپے سالانہ اور دولتمندوں سے بارہ روپیہ سالانہ جزیہ لیا جاتا تھا۔ اور اس طرح سے جو رقم وصول ہوتی۔ اس کا ایک معتد بہ حصہ خود ذمیوں کی فلاح و بہبود اور تعلیم و ترقی پر خرچ ہوتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جزیہ ادا کرنے والے لوگ ہر قسم کی فوجی خدمت سے مستثنیٰ تھے۔ لیکن اگر وہ خود خوشی سے جنگ میں شرکت پسند کرتے۔ یا مسلمانوں کو ان سے مدد لینے کی ضرورت پڑتی۔ تو ایسی صورت میں ان کا جزیہ معاف ہوجاتا تھا۔ چنانچہ فتح جرجان کے موقع پر فاتحین کی طرف سے جو فرمان جاری کیا گیا۔ اس کا مفاد یہ تھا۔ ہم نے اس شرط پر تمہاری حفاظت کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ کہ تم ہر سال بقدر طاقت جزیہ ادا کروگے۔ اور اگر ہم نے تم سے کوئی سول یا فوجی خدمت لی۔ تو اس خدمت کے عوض تم سے جزیہ معاف ہوجائیگا۔

جزیہ کوئی مذہبی ٹیکس نہ تھا

علاوہ ازیں یہ جزیہ کوئی نیا محصول نہ تھا۔ بلکہ پہلی حکومتوں کو بھی وہ لوگ یہ محصول ادا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ تاریخ میں یہ تصریح موجود ہے۔ کہ اسلامی حکومت میں جزیہ کی وہی شرط رکھی گئی تھی۔ جو ایران کی نوشیروانی حکومت نے مقرر کر رکھی تھی۔ دوسری طرف مسلمان جن کے لئے ہر قسم کی فوجی خدمت لازمی تھی۔ عام صدقات اور مختلف ہنگامی چندوں کے علاوہ ہر سال زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔ گویا جانی قربانی کے باوجود مسلمانوں پر مالی قربانی کا بوجھ بھی عام ذمی رعایا کے مالی بوجھ سے زیادہ تھا۔

اسلام میں اقلیتوں کا کس قدر لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تینوں کی آخری وصیتوں میں یہ ارشاد شامل تھا۔ کہ ذمیوں سے بھلائی کرنا۔ ان سے رواداری برتنا اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دینا۔

انسانی مساوات کا بے مثال منشور

حجۃ الوداع کے موقعہ پر شاہ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ وہ انسانی آزادی اور شہری مساوات کا ایک شاہکار تھا۔ آپ نے فرمایا :۔

" اے لوگو تمہارا رب ایک ہے۔ تم ایک ہی باپ کی نسل ہو۔ اس لئے تم میں چھوٹے بڑے کی تقسیم قابل قبول نہیں۔ نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت ہے۔ نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ سرخ و سفید سیاہ پر فضیلت رکھتا ہے۔ اور نہ سیاہ سرخ و سفید پر۔ صرف تقویٰ اور ذاتی قابلیت ہی وجہ فضیلت ہوگی۔ اور اسلامی اقتدار میں رنگ و نسل کو کوئی امتیاز حاصل نہیں ہوگا۔" اسی تسلسل میں آپ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔ " جس طرح تم حج کے دن۔ حج کے مہینے اور حج کے مقدس مرکز کا احترام کرتے ہو۔ اسی طرح ہر انسان کی جان اس کے مال اور اس کی آبرو کا بھی احترام کرو۔ کیونکہ ان کو بھی ویسی ہی شرعی حفاظت حاصل ہے۔ جیسی شرعی حفاظت اس مقدس دن۔ اس مقدس مہینہ اور اس مقدس شہر کو دی گئی۔"

اسی طرح نظم و نسق مملکت کے لئے جو افسر مقرر ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے انہیں برابر یہ تلقین کی جاتی۔ کہ وہ رعایا کی خیر خواہی میں کوشاں رہیں۔ کیونکہ جو حاکم خیر خواہی کے ساتھ اپنی رعیت کی حفاظت نہیں کرتا۔ وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔

خلاصہ یہ کہ اس عظیم القدر رواداری اور رعایا کے حقوق کی اس بے مثال حفاظت نے مفتوحہ اقوام کو یہ اطمینان دلا دیا۔ کہ وہ اپنے نئے سرداروں کے زیر سایہ اپنے اپنے مرتبہ اور مقام پر قائم رہ سکتی ہیں۔ چنانچہ عہد نبویؐ اور خلافت راشدہ تک ان اقوام کی حالت انتہائی اطمینان بخش رہی۔ اور کبھی بھی ایسی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ کہ ان اقوام کو اپنے حقوق کے بارے میں کسی پریشانی سے دوچار ہونا پڑا ہو۔ یا ان کے حصول کے لئے جدوجہد کی ضرورت محسوس کی ہو۔

سیاسی غلطی اور اخلاقی پستی کا آغاز

لیکن افسوس ہے۔ کہ یہ زریں عہد ہمیشہ کے لئے قائم نہ رہا۔ اور ایک لمبے عرصہ کے بعد جب سیاسی حالات بدلے۔ اور خلافت کی جگہ شخصی ملوکیت نے قدم جما لئے۔ تو ذاتی اغراض کے ماتحت ذمی رعایا سے سلوک میں بھی فرق پیدا ہونے لگا۔ اور قریبًا وہی حالات پیدا ہوگئے۔ جو روم و فارس کی حکومتوں کے زوال کا باعث بنے تھے۔ یہ سیاسی حالات علمائے فقہ اور شارحین قوانین پر بھی اثر انداز ہوئے۔ اور انہوں نے ذمیوں کے لئے بعض ایسے قوانین وضع کئے۔ جن کے لئے کوئی صحیح بنیاد اسلامی ماخذوں میں موجود نہ تھی۔ ہمارے لئے ان قوانین کا تفصیلی ذکر ایک ناخوشگوار فرض ہے۔ لیکن مضمون کے سارے پہلوؤں کی تکمیل کے لئے ہم ان تفاصیل کے ذکر کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ ہمیں یہ دکھانا ہے۔ کہ غیر مسلم رعایا کے متعلق اسلام کے اصل احکام کیا تھے۔ اور پھر سیاسی حالات کی وجہ سے اسلام کو اپنے ہی دوستوں کے ہاتھوں کن غلط فہمیوں کا شکار ہونا پڑا۔

مسلمانوں کے سیاسی ادبار کے متعلق ایک عجیب پیشگوئی

لیکن اصل موضوع کی طرف آنے سے پیشتر ہم سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک پیشگوئی کا بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس پیشگوئی میں مسلمانوں کے سیاسی ادبار کے بعض اسباب کے بارہ میں چند ایسے لطیف اشارے ملتے ہیں۔ جن کا زیر بحث موضوع سے قریبی تعلق ہے۔ وہ پیشگوئی یوں ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ نے مجلس وعظ میں کہا۔ تمہاری کیسی بری حالت ہوگی۔ جبکہ تمہاری حکومت مالی اور اقتصادی بحران سے دوچار ہو جائیگی۔ اور تم ذمیوں سے ان کی رضامندی قائم رکھتے ہوئے ایک حبہ تک وصول نہیں کر سکوگے۔ حیرت زدہ سامعین میں سے بعض نے کہا۔ اے ابوہریرہؓ کیا واقعی ایسا ہوجائے گا۔ انہوں نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا۔ کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ذمہ داری کی ہتک کی جائے گی۔ اور ذمیوں کو ذلیل سمجھا جائے گا۔ تو ایسے حالات میں ان ذمیوں کے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور وہ جزیہ دینے سے انکار کردیں گے۔

لیکن افسوس کہ اس واضح انذار کے باوجود سمجھ نے ٹھوکر کھائی۔ اور وہی کچھ ہوا۔ جس سے ڈرایا گیا تھا۔ بہرحال یہ حالات کیونکر پیدا ہوئے۔ اور یہ انذار کس طرح نظر انداز ہوا۔ اس سوال کا جواب ان فقہی احکام کی بین السطور میں ڈھونڈیئے جن کی تفصیل اب آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔ (باقی)

ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم شیخ فیض قادر صاحب آف کراچی کو حساب فہمی کے بعد ازراہِ ذرہ نوازی معاف فرمادیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ (آمین) (قائم مقام ناظر امور عامہ)

ماہنامہ خالد کا سالانہ نمبر

یکم نومبر ۱۹۵۵ء سے ماہنامہ خالد کی چوتھی جلد شروع ہو رہی ہے۔ اس لئے خالد کا آئندہ پرچہ جو یکم نومبر ۱۹۵۵ء کو شائع ہو رہا ہے۔ سالانہ نمبر ہوگا۔ اس نمبر کو زیادہ سے زیادہ دیدہ زیب بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دو درجن کے قریب تصاویر ہوں گی۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے مناظر پیش کئے جائیں گے۔ نیز اہل قلم حضرات کے خاص مقالات درج ہو رہے ہیں۔

امید ہے کہ اس پرچہ میں خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ بھی ہوگی۔ اس نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ لیکن مستقل خریداران کو سالانہ قیمت میں ہی دیا جائے گا۔ نئے خریدار حضرات ۲۹ر اکتوبر ۱۹۵۵ء تک سالانہ قیمت ساڑھے چار روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مینیجر رسالہ خالد ربوہ بھجوادیں۔ چونکہ یہ پرچہ تصاویر سے مزین ہوگا۔ اور تصاویر بھی حضور کے تاریخی سفر کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے عام ڈاک میں اس کے ضائع ہوجانے کا احتمال بھی ہے۔ جو خریدار رجسٹری کے ذریعہ اپنا پرچہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۱۳ر کے ٹکٹ جلد تر بھجوادیں۔ ورنہ عام ڈاک میں ہی پرچہ بھجوانا پڑیگا۔ (مینیجر رسالہ خالد ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے لمبے عرصہ بعد مورخہ ۱۲/۱۰/۵۵ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ اور والدین اور احمدیت کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ مستری عبد الغنی مالک دی جھگی لائل پور

"الفضل" کے ایک نوٹ نے مجھ پر رقت طاری کر دی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مخلصین جماعت تحریک جدید کے انیس سالہ بقائے جلد سے جلد ادا کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک دوست کراچی سے اپنا بقایا پچاس روپے بذریعہ تار ارسال فرماتے ہیں ان کے انیس سال پورے ادا ہو گئے ہیں اور نام فہرست میں آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

ایک دوست ضلع کیمبل پور سے اپنا گیارہ سال کا بقایا ۱۷۵/ روپیہ ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"آپ کی ان تھک کوششوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے ہم جیسے مجبور اور لاچار انسانوں کے دلوں میں وہ ولولہ پیدا کر دیا جس کی وجہ سے ہم اپنے مولا کے حضور سربسجود ہو گئے۔ گذشتہ ہفتہ کے الفضل میں آپ کی ایک تحریک نے مجھ پر رقت طاری کر دی۔ گو میں اس سے پہلے ہی پختہ اور مصمم ارادہ کر چکا تھا کہ میں انشاء اللہ اپنا چندہ تحریک جدید کا بقایا ضرور ادا کروں گا۔ مگر آپ کے اس دل کے اعلان نے بے قرار کر دیا کہ میرا یہ بھائی جب اپنے آقا کے سامنے سابقون الاولون کی فہرست پیش کرے گا تو میرا نام ان بدقسمتوں میں پیش کرنے پر مجبور ہو گا جنہوں نے جماعت کے ساتھ شانہ بشانہ قربانی کرنے کا وعدہ کیا مگر درمیان میں تھک ہار کر بیٹھ گئے۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے انتہائی جدوجہد شروع کی۔

میں نے اپنی بیوی کے علاج کے لئے قرض لیا تھا کیونکہ اس کا اپریشن ہونا تھا۔ میں نے کل ۱۷۵/ روپیہ بقایا انیس سالہ اس میں سے ادا کر دیا اور اپنی بیوی کے اپریشن کو خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے کہ قادر مطلق اور وہی شفا بخشنے والا ہے چھوڑ دیا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ ہمارے آقا کے حضور دعا کی درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ میری اس حقیر اور ناچیز قلیل ترین رقم کو قبول فرما کر اپنی جناب سے میری بیوی کو شفاء کامل بخش دے کیونکہ وہ قادر مطلق عالم الغیب کے علاوہ نکتہ نواز بھی ہے اور مجھے اور میری اولاد کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے آمین یا رب العالمین۔

بہ کوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا"

وکیل المال تحریک جدید کا دفتر انیس سالہ بقایا داران کو اخبار الفضل کے ذریعہ بار بار توجہ دلا رہا ہے۔ نہ صرف اخبار بلکہ رجسٹریوں اور عام خطوط کے ذریعہ بھی بقایا کی اطلاع کی ہے۔ باوجود اس کے ایک حصہ بقایا دار ہے۔ اب آخری دفعہ بقایا کا حساب بھیج کر دفتر اتمام حجت کر رہا ہے۔ تا اشاعت فہرست پر کسی بقایا دار کو دفتر پر شکایت نہ رہے ضرورت اس بات کی ہے کہ احباب فوری اور جلد سے جلد ادا کریں۔ ورنہ نام نہ صرف فہرست سے کٹ جائے گا بلکہ بقایا داران کی فہرست میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی پیش ہو جائے گا۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

اگر کوئی صاحب مندرجہ ذیل موصی صاحبان میں سے کسی کے موجودہ ایڈریس کو جانتے ہوں یا موصی متعلقہ اس اعلان کو خود پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں تاکہ ان کے ساتھ وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جا سکے۔

(۱) چودھری شرافت احمد صاحب ولد مولوی جلال الدین صاحب مرحوم وصیت نمبر ۱۲۱۶۰
(۲) چودھری محمد اسحٰق صاحب ولد چودھری فضل علی صاحب " " ۱۳۶۹۳
(۳) سید ذوالفقار علی شاہ صاحب ولد سید نذر علی شاہ صاحب " " ۹۰۳۳
(۴) مستری عبدالحمید صاحب ولد میاں عبدالحکیم صاحب " " ۸۳۲۷

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

درخواست ہائے دعاء

(۱) میاں اللہ یار خاں۔ عاشق حسین۔ محمد نواز۔ نذر محمد سکنہ کوٹ شاہ عالم ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان سلسلہ، احباب کرام اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو باعزت بری کرے آمین۔ — محمد عبداللہ پرواز متصل تھانہ حافظ آباد

(۲) اہلیہ صاحبہ مکرمی ماسٹر عطاء اللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی اور اہلیہ صاحبہ چودھری کرامت اللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی چک $\frac{۳}{T.D.A}$ ضلع سرگودھا میں ان دنوں بیمار ہیں۔ احباب کرام خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

عبدالکریم کاٹھ گڑھی سیالکوٹ

سالانہ اجتماع سردست ملتوی کر دیا گیا

اس سے قبل بھی الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ حالیہ سیلابوں کی وجہ سے چونکہ مجالس خدام الاحمدیہ سیلاب زدگان کی امداد کے کاموں میں مصروف ہیں اور اس وقت یہ کام سب سے زیادہ ضروری ہے۔

اس لئے سالانہ اجتماع کو سردست ملتوی کر دیا گیا ہے معین تاریخوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

جملہ مجالس کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں سیلاب زدگان کی ہر ممکن امداد کریں۔ اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو۔

جو مقامات اس مصیبت سے بچ گئے ہیں انہیں شکرانہ کے طور پر مصیبت زدگان کی مدد کرنی چاہیئے۔ سردی شروع ہو چکی ہے اس لئے گرم کپڑے۔ لحاف۔ کمبل۔ قمیص۔ چادریں۔ کوٹ اور دوسرے پارچات جلد تر جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اسی طرح خوراک امداد و ادویہ کی بھی فوری ضرورت ہے۔ اس کے لئے نقد عطایا جمع کر کے ساتھ ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجواتے رہیں۔ تا مستحقین میں بروقت تقسیم کئے جا سکیں۔

جملہ مجالس سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ اس بارہ میں فوری قدم اٹھائیں گی۔ جملہ رقوم ریزرو فنڈ خدمت خلق خدام الاحمدیہ کی امانت میں افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

چونکہ یہ مصیبت ہمہ گیر ہے اور اس میں کسی قسم کا امتیاز نہیں ہے اس لئے پارچات اور عطایا کی وصولی احمدی احباب کے علاوہ دوسرے احباب سے بھی کی جائے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ایک ذریعہ ہے اور اسے خود بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کیا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور زیادہ وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ جماعت کے لئے مجموعی طور پر تزکیہ نفس حاصل کرنے۔ پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے اور سب سے بڑھ کر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فیصدی ہے۔ گویا اگر کسی دوست کی آمد دو سو روپیہ ماہوار ہو تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بیس روپے واجب الادا ہو گا۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ تک بالاقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ جلد ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید کر لئے جائیں تا اخراجات میں کفایت رہے۔ یوں بھی جلسہ سالانہ کے قریب جا کر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ انہی ایام میں تحریک جدید کے بقائے صاف کرنے ہوتے ہیں اور جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیاری کرنی ہوتی ہے۔ اندریں حالات میں جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے کام کریں۔

یہ بھی یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایا جات وصول کرنے ...... ضروری ہیں اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ مسماۃ حاکم بی بی (دین بی بی) زوجہ چودھری نور الٰہی صاحب آف بھینی بانگر متصل قادیان دارالامان حال مقیم چک ۳۵۲ ج ب موضع سراں متصل گوجرہ ۱۴/۵/۵۵ کو چک مذکور میں وفات پا گئیں اور ۱۵/۵/۵۵ کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن کر دی گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور مخلص احمدی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین

عبدالرحمٰن ولد چودھری نور الٰہی چک ۳۵۲ ج ب گوجرہ

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۲۵۴۸:۔ میں رسول بی بی زوجہ خداداد صاحب قوم بدلیہ جٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن حسن پور ڈاکخانہ مبارک پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ش / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر /۲۴۰ روپے ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے اور طلائی ڈنڈیاں وزنی ۲ تولہ قیمت مبلغ /۲۲۰ ہے کل میزان مبلغ /۴۶۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ رسول بی بی زوجہ خداداد

گواہ شد۔ خداداد خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ چودھری اللہ دتا پریذیڈنٹ جماعت حسن پور ملتان۔

نمبر ۱۴۷۹:۔ میں صالح محمد خاں اعجاز ولد چودھری فتح محمد خاں قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۸۵/ ای۔ بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضلہ خدا زندہ ہیں میری آمد اس وقت بذریعہ دوکانداری تقریباً /۴۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد صالح محمد خاں اعجاز

گواہ شد۔ فتح محمد خاں والد موصی۔

گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۲۸:۔ میں عبدالغفور ولد چودھری اللہ دتا صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۶/ آر۔ بی چودھری والا ضلع لائلپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/ش/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں کیونکہ والد بزرگوار بفضلہ خدا تعالیٰ زندہ ہیں۔ میری آمد بذریعہ کاشتکاری سالانہ /۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد۔ عبدالغفور موصی۔

گواہ شد۔ چودھری اللہ دتہ والد موصی

گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۰۴۹:۔ میں سجاد احمد ولد سید احمد علی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن حال ملتان ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۹/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد /۱۳۵ روپے پر ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد تازیست ادا کرتا رہوں گا میرے مرنے کے وقت جو متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد سید سجاد احمد ولد سید احمد علی۔

گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد۔ مولوی محمد احمد نعیم مبلغ سلسلہ احمدیہ ملتان شہر

نمبر ۱۴۰۴۷:۔ میں آمنہ بیگم زوجہ سید سجاد احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن حال ملتان شہر ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۹/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ /۵۰۰ روپیہ بذمہ میرے خاوند مذکور کے واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں بحصہ جائداد میں جمع کراؤں وہ اس سے منہا سمجھی جائے گی۔ الامۃ سیدہ آمنہ بیگم زوجہ سید سجاد احمد۔ گواہ شد سید سجاد احمد خاوند موصیہ

گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۱۴۴:۔ میں عظمت طاہرہ زوجہ منظور احمد خاں قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/ش/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد بصورت زیورات مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے علاوہ /۵۰۰ روپے صرف میرا حق مہر ہے جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ کل ان کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۱) ایک عدد نکلس وزنی اندازاً ۱½ تولہ مالیتی /۱۵۰ روپے

(۲) ایک جوڑی کانٹے " نو ماشہ /۷۵ "

(۳) ٹکہ ایک عدد " ۸ ماشہ /۷۰ "

(۴) انگوٹھی دو عدد " پانچ " /۵۰ "

میزان /۳۴۵

الامۃ عظمت طاہرہ اہلیہ منظور احمد خاں محلہ دارالصدر ربوہ۔ گواہ شد: محمد ظہور ٹھیپیالوی احمد نگر۔ گواہ شد:۔ منظور احمد خاں خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۳۷:۔ میں کریم بخش ولد چودھری لکھا قوم گجر پیشہ واہی عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۷۶/ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/ش/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے وہ اندازاً ۲ گھماؤں واقع موضع کریم پور ضلع جالندھر میں تھی۔ اب میرا گذارہ سالانہ کاشتکاری پر ہے۔ جو اندازاً ۱۸ من گندم و ضلع معاملہ سرکاری ہے۔ اس آمدنی ۱۸ من گندم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ اگر مشرقی پنجاب والی اراضی مجھے واپس ملی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ کریم بخش ولد چودھری لکھا

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ غلام محمد سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۷۶ ضلع لائلپور۔

نمبر ۱۴۱۶۳:۔ میں نواب بی بی بیوہ امام دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک ۲۶۹ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے گورنمنٹ کی طرف سے سات کلے زمین عارضی الاٹ ہے۔ جس کی سالانہ آمد کچھ روپے کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں اگر بعد میں مجھے کوئی زمین ملی یا میں نے کوئی اور جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع انجمن کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میں اس زمین کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا: نواب بی بی بیوہ امام دین صاحب۔ گواہ شد:۔ یوسف خان سکرٹری مال چک ۴۴ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ

نمبر ۱۴۱۶۲:۔ میں چودھری محمد یعقوب ولد چودھری محمد اسماعیل قوم گجر پیشہ زراعت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۷۶ گ ب سنتو کھ گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد اراضی نہری بائیس کنال جو اس وقت مستقل الاٹمنٹ واقعہ چک ۷۶ گ ب سنتو کھ گڑھ میں ہوئی ہے۔ ابھی اس کے خرید و فروخت کا مجھے مستقل حق نہیں۔ اس کی آمد سالانہ /۱۹۲ روپے ہوتی ہے۔ (۲) منقولہ جائداد دو راس بھینس جن کی قیمت مبلغ /۴۰۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز الاٹ شدہ زمین کی آمد میں تازیست سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ چودھری محمد یعقوب ولد چودھری محمد اسمٰعیل

گواہ شد:۔ محمد الدین سکرٹری مال چک ۷۶ گ ب ضلع لائل پور۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ۔

سیلاب سے سرکاری املاک کو سولہ کروڑ روپے کا نقصان!

۴۶۹ اشخاص ہلاک، ۳۳۵۷ دیہات بری طرح متاثر ہوئے

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ فلڈ ریلیف کمشنر آئی یو خان نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ عارضی تخمینہ جات کے مطابق حالیہ سیلاب سے سرکاری املاک کو ۱۶ کروڑ کا نقصان پہنچا ہے۔ نہری نظام کے نقصانات کا اندازہ سات کروڑ روپے ہے۔ اس میں وہ بھی شامل ہے جو حکومت کو آبیانہ کی معافی کی صورت میں برداشت کرنا پڑے گی۔

۵۲۵ میل سڑکیں سیلاب کی نذر ہو گئی ہیں ان کی مرمت پر کم از کم دو کروڑ روپے صرف ہوں گے۔ متروکہ املاک کو پانچ کروڑ روپے کا نقصان پہنچا ہے سیلاب سے محکمہ خوراک کو ۷۰ لاکھ سرحدی پولیس کو ۱۰ لاکھ۔ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کو ۲۵ لاکھ۔ محکمہ برقیات کو تیس لاکھ روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ مجموعی طور پر ۳۳۵۷ گاؤں متاثر ہوئے ہیں اور ۴۶۹ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

یہ صرف سرکاری املاک کا تخمینہ ہے سیلاب سے نجی املاک کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا صحیح اندازہ ممکن نہیں۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ لائلپور۔ جھنگ۔ منٹگمری اور ملتان کے اضلاع سے سیلاب کے نقصانات کی مفصل اطلاعات ابھی موصول نہیں ہوئیں۔ مسٹر آئی۔ یو خان نے بتایا کہ سیلاب سے صرف سیالکوٹ کے ضلع میں ۷ ہزار سے زیادہ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ ضلع سیالکوٹ میں ۲۵۹ اشخاص اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور نو ہزار مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس ایک ضلع کے نقصان کے پیش نظر بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دوسرے اضلاع میں کتنا نقصان ہوا ہو گا۔

مال گاڑی کو بم سے اڑانے کی کوشش

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جمعرات کی صبح کو ایک مال گاڑی کو بم سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ یہ گاڑی وارسک ہیڈ ورکس کے لئے سامان لے جا رہی تھی۔ بم پھٹنے سے ریل کی پٹڑی اڑ گئی لیکن گاڑی محفوظ رہی اور سامان بچ گیا۔

ڈاکٹر مصدق رہا کر دیئے جائیں گے

کوئٹہ ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۶ اکتوبر کو شاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کی ۳۷ ویں سالگرہ پر سابق وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق اور بعض دوسرے مشہور سیاسی نظربندوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں اعلان شاہ ایران اپنی سالگرہ کے موقعہ پر خود کریں گے سالگرہ کی تقاریب کے سلسلہ میں ایران بھر میں بڑی سرگرمی سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ایرانی سفیر متعینہ کراچی کی طرف سے اس موقعہ پر سفارت خانہ میں ایک دعوت کا اہتمام کیا جائے گا جس میں گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا بھی شرکت کریں گے۔

شام اور مصر کا معاہدہ

ابھی دستخط نہیں ہوئے

دمشق ۲۲ اکتوبر۔ شام کے وزیر اعظم سعید غازی نے کل رات اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ شام اور مصر نے فوجی معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ آپ نے کہا شاہ سعود کے ساتھ میری ملاقات کے بعد ہی اس معاہدے پر دستخط ہو سکیں گے۔

ارل آف ہوم نہرو سے بات چیت کریں گے

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر دولت مشترکہ کل بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی سے نئی دہلی پہنچ گئے ہیں آپ آج تیسرے پہر وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو سے ملاقات کریں گے۔ ملاقات کے دوران میں انڈیا آفس لائبریری کے مستقبل کے بارے میں بھی بات چیت کی جائے گی۔

ارل آف ہوم اس موضوع پر وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد سے بھی بات چیت کریں گے۔

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے چائے کا برآمدی محصول دوگنا کر دیا ہے پہلے یہ محصول ۳ آنے فی پونڈ تھا لیکن اب ۶ آنے فی پونڈ کر دیا گیا ہے۔

بادوباراں سے ایک لاکھ مکان تباہ

۱۱۳ اشخاص ہلاک، ۲۷ سو دیہات کو نقصان

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ ایک سرکاری اندازہ کے مطابق یو۔پی کے مختلف اضلاع میں حالیہ طوفان بادوباراں سے ۱۱۳ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان میں سے نصف میرٹھ میں ہلاک ہوئے۔ طوفان بادوباراں سے ایک لاکھ سے زائد مکانات گر گئے۔ ۲۷ سو دیہات کو جن کی آبادی دس لاکھ سے زائد ہے بھاری نقصان پہنچا ہے۔ گیارہ سو زیادہ مویشی بہہ گئے ہیں۔

دریائے گنگا کے سیلاب سے ضلع اناؤ میں ۲۵۱ دیہات اور ضلع کانپور میں ۱۴۴ دیہات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

کولمبو پلان کی میعاد ۱۹۶۱ء تک بڑھا دی گئی

برطانیہ رکن ممالک کی فنی امداد پر سالانہ دس لاکھ پونڈ خرچ کرے گا

سنگاپور ۲۲ اکتوبر۔ کولمبو پلان مشاورتی کمیٹی کی پانچ روزہ کانفرنس آج یہاں ختم ہو گئی کانفرنس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا۔ کہ منصوبے کی میعاد میں چار برس کا اضافہ کر دیا جائے۔ اب یہ منصوبہ ۱۹۶۱ء تک جاری رہے گا۔ اس کانفرنس میں ۱۷ ممالک کے ۶۲ نمائندوں نے شرکت کی۔

اصل معاہدے کے مطابق منصوبے کی میعاد اگلے برس ختم ہو رہی تھی۔ کانفرنس میں حسب ذیل اہم فیصلے کئے گئے۔ برطانیہ آئندہ سات برس میں رکن ممالک کی فنی امداد پر سالانہ دس لاکھ پونڈ خرچ کرے گا۔ کینیڈا منصوبے کے تحت دی جانے والی امداد دوگنی کر دے گا۔ کینیڈا بھارت میں ایک ایٹمی ری ایکٹر نصب کرے گا۔ امریکہ بھی جنوب مشرقی ایشیا کے کسی ملک میں ایٹمی تحقیقات کا مرکز قائم کرے گا۔ منصوبے کی کونسل کا آئندہ سالانہ اجلاس نیوزی لینڈ میں منعقد ہو گا۔ کانفرنس میں بتایا گیا۔ کہ ۵۵۔۱۹۵۴ء کے دوران میں منصوبے کے تحت رکن ممالک کے ترقیاتی منصوبوں پر ۵۰ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر خرچ کئے گئے۔ ۵۴۔۱۹۵۳ء میں یہ اخراجات ۳۵ کروڑ بیس لاکھ پونڈ تھے

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

ماش ۱۰ سیر مونگ ثابت ۸ سیر مسور ثابت ۸ سیر چنے ۵ سیر کابلی چنے ۶ سیر گندم ۱۳/۸ من آٹا ۱۳/۰/۰ من گڑ ۱۱/۰/۰ من شکر ۱۰ سیر کھانڈ ۱۰۱/۰ سیر چینی دیسی ۱/۸/۰ سیر تیل توریہ ۱/۸/۱ سیر تیل ناریل ۲/۸/۰ سیر تیل تلی ۲/۸/۰ سیر دیسی گھی ۱/۲/۰ سیر بناسپتی ۱/۸/۲ سیر سرخ مرچ ۱/۸/۰ سیر نمک ۲ سیر ہلدی ۱/۸/۰ سیر بادام ۱/۸/۲ سیر سوگی ۱/۸/۰ سیر کھوپرہ ۰/۸/۱ سیر پستہ ۱۰/۰ سیر گری بادام ۸/۰/۱ سیر

سیالکوٹ کے متاثرہ کسانوں کے لئے تقاوی قرضے

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے ضلع سیالکوٹ کے سیلاب زدہ کسانوں کو تقاوی قرضے دینے کے لئے گیارہ لاکھ بیس ہزار روپے منظور کئے ہیں۔ ضلع کے حکام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ یہ تقاوی قرضے سیالکوٹ، نارووال، اور شکرگڑھ کے سیلاب زدگان میں ۴ نومبر تک تقسیم کر دیں۔ یہ قرضے مکانات اور کنوؤں کی مرمت اور بیج اور مویشی خریدنے کے لئے جاری کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا تو یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کر سکتے وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴